27826
٧/١٢

دار الافتاء — فتویٰ نمبر ۲۱۵۵/ک

محترم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے سسر صاحب کا انتقال ہو گیا ہے، انتقال کے وقت مرحوم کی ورثاء میں پانچ بیٹے اور ۲ بیٹیاں حیات تھیں، مرحوم کی اہلیہ، والدین، دادا دادی وغیرہ کا انتقال ان کی حیات میں ہوا تھا۔ مرحوم سسر صاحب کی ملکیت میں ایک مکان تھا، جس کو چونتیس لاکھ (3400000) میں فروخت ہوا، برائے کرم مکان کی قیمت میں ہر وارث کا کتنا حصہ ہوگا۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

۲۔ مرحوم سسر صاحب کے انتقال کے بعد مرحوم کے مکان میں ان کے بیٹے علاؤالدین، ندیم اور نعیم اپنی فیملیوں کے ساتھ رہائش پذیر تھے، اور اس دوران مکان کا بل ان کی تقریباً پانچ لاکھ (500000) آیا تھا۔ اور مکان کی قیمت سے دو لاکھ اڑسٹھ ہزار (268000) بل کی مد میں ادا کر دئیے اور باقی رقم حکومت کی طرف سے معاف ہوئے۔ اب سوال یہ ہے کہ بجلی کی بل کی مد میں جو رقم ادا کی گئی ہے یہ ادا شدہ رقم کس کے ذمہ ہوگی، کیا مکان کی قیمت سے ادائیگی شمار ہوگی یعنی تمام ورثاء پر اسکی ادائیگی لازم ہوگی یا صرف ان پر جو اس مکان میں رہائش پذیر تھے۔

مستفتی: محمد یونس محمد ادریس
فون نمبر 0300-8985393
پتہ E146، چار پول دیوانی گاٹ
کراچی کورنگی ۲/۱ ج

(جواب منسلک ہے)

(جاری ہے۔۔۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔آپ کے سسر مرحوم نے انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں مذکورہ مکان سمیت جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائیداد، پلاٹ، نقدرقم، سونا، چاندی، مالِ تجارت، کپڑے، فرنیچر، گھریلوسازوسامان، غرض جو بھی چھوٹا بڑا سامان چھوڑا ہے، وہ سب مرحوم کاترکہ ہے، نیز مرحوم کاوہ قرضہ جو دوسروں کے ذمہ ہوں اور مرحوم نے اسکو وصول نہ کیاہو وہ بھی مرحوم کا ترکہ ہے۔اوران سب کوشریعت کے حکم کے مطابق ورثاء میں تقسیم کرنالازم ہے، جس کاطریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے ترکہ سے مرحوم کے کفن و دفن کے متوسط مسنون اخراجات نکالیں، لیکن اگر یہ اخراجات کسی نے احسان کے طور پر اداکردیئے ہوں تواس صورت میں یہ اخراجات نہ نکالیں، اسکے بعد یہ دیکھیں کہ اگر مرحوم کے ذمہ دوسروں کا ایسا قرضہ ہو جس کااداکرناواجب ہو، تو وہ ادا کریں، اس کے بعد دیکھیں کہ اگر مرحوم نے کوئی جائزوصیت کی ہو تو بقیہ ترکہ کی ایک تہائی (۱/۳)مال کی حد تک اس پر عمل کریں، اسکے بعد جو ترکہ بچے اس کے کل چودہ (۱۴) برابر حصے کرکے ہر بیٹے کو دو، دو (۲،۲) حصے دیدیں، اور ہر بیٹی کو ایک، ایک (۱،۱) حصہ دیدیں۔

تقسیم کانقشہ یہ ہے:

مسئلہ:۱۴ مرحوم(سسر) کل رقم:۳۴۰۰۰۰۰

۵بیٹے	۴بیٹیاں
۱۰	۴
فی بیٹا:۲	فی بیٹی:۱
۱۴.۲۸۵٪	۷.۱۴۲٪
فی بیٹا:۴۸۵۷۱۴.۲۸۵روپے	فی بیٹی:۲۴۲۸۵۷.۱۴۲روپے

(۲)۔۔۔ واضح رہے کہ مرحوم سسر کے انتقال کے بعد جو بل آئے ہیں ان کی ادائیگی ان ورثاء کے ذمہ لازم ہے جو اس مکان میں رہائش پذیر رہے ہیں۔لہٰذا صورت مسئولہ میں مذکورہ مکان میں چونکہ مرحوم کے تین بیٹے (علاؤالدین، ندیم، فہیم) رہائش پذیر رہے ہیں، اس لیے بلوں کی ادائیگی بھی ان کے استعمال کے تناسب سے ان کے ذمہ ہے، دیگر ورثاء پرلازم نہیں ہے۔

درر الحكام في شرح مجلة الأحكام (۱/ ۹۰)

الغرم بالغنم هذه المادة مأخوذة من المجامع وهي عكس المادة (۸۵) أي أن من ينال نفع شيء يجب أن يتحمل ضرره مثلا أحد الشركاء في المال يلزمه

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

(جاری ہے۔۔۔)

من الخســـارة بنســـبـة مـا لـه من المـال المشـــترك كمـا يـأخـذ من الربح-------------------------------والله خير الوارثين

زاہد اللہ

زاہد اللہ غفرلہ ولوالدیہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴/ رجب المرجب/ ۱۴۴۱ھ

۱۰/ مارچ/ 2020ء

الجواب صحیح

بندہ محمد ...

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴/ رجب المرجب/ ۱۴۴۱ھ

9/ مارچ/ 2020ء

الجواب صحیح

محمد طاہر عفی عنہ

۱۴/۷/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح

۱۴/۷/۱۴۴۱ھ

(جاری ہے۔۔۔)